جمعہ 14 نومبر 2003ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 14 نومبر 2003ء 18 رمضان 1424 ہجری - 14 نبوت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 261

مہلک بیماری

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ بخل سے بچو کیونکہ بخل نے ہی پہلی قوموں کو ہلاک کیا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 2 ص 159 حدیث نمبر 6487)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خداتعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خداتعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 398-397)

ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 83)

اے مخلصو! خداتعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں کو قوت بخشے۔ خداتعالیٰ نے آپ کو ثواب حاصل کرنے اور امتحان میں صادق نکلنے کا یہ موقع دیا ہے۔ مال سے محبت مت کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ اگر تم مال کو نہیں چھوڑتے تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 318)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

امریکہ سے نیورولوجسٹ کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف امریکہ کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے وقف عارضی پر آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔ اس کے تحت مکرم ڈاکٹر سلیم طاہر صاحب نیورولوجسٹ (Neurologist) ماہر امراض دماغ و اعصاب مورخہ 6 دسمبر 2003ء سے دس یوم کیلئے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ و علاج و معالجہ کریںگے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ / پرچی روم سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

تجارت پر مقابلہ مضمون نویسی

احباب کو تجارت کی طرف راغب کرنے کیلئے نظارت صنعت و تجارت کی طرف سے مضمون نویسی کے مقابلہ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس مقابلہ کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

☆ عنوان مضمون "ملازمت سے تجارت کیوں بہتر ہے"

☆ اول دوئم اور سوئم آنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔

☆ مضمون زیادہ سے زیادہ 10 فل سکیپ سنگل صفحات پر مشتمل ہو یا زیادہ سے زیادہ 3000 الفاظ۔

☆ قابل اشاعت مضامین کو شائع کروانے کی کوشش کی جائے گی۔

☆ مضمون نگار اپنا مضمون براہ راست نظارت صنعت و تجارت کو بھجوا دیں۔ مضمون موصول ہونے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء ہے۔

(نظارت صنعت و تجارت)

مشعل راہ

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

’’میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا۔ بے شک ترقی ہوتی ہے۔ مگر اس طرح کہ کبھی ترقی ہوئی اور کبھی رک گئی۔ کبھی بڑھ گئے اور کبھی رخنہ واقع ہو گیا۔ اس طرح وہ الٰہی سلسلہ پہاڑوں کی طرح اونچا نیچا ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن بہرحال رخنہ بری چیز ہے۔ کوئی اچھی چیز نہیں۔ اور ہمیں اس کو جلد سے جلد دور کرنا چاہئے۔ مگر یہ رخنے آج ہم میں ہی پیدا نہیں ہوئے۔ پہلی قوموں اور پہلے زمانوں میں بھی موجود تھے۔ جن کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض لوگ ہماری جماعت پر یہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگر یہ الٰہی سلسلہ ہے تو اس میں فلاں نقص کیوں ہے۔ حالانکہ یہ باتیں پہلے زمانوں میں بھی تھیں.........

مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ان چیزوں کو قائم رکھا جائے۔ بلکہ ہمیں ان امور کی اصلاح کا فکر کرنا چاہئے۔ اور وہ اصلاح اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں کہ (۔) اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آ جائے۔ اگر ان کے اندر اپنے طور پر یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر کسی حکم کی ضرورت نہیں رہتی۔ حکم دینا کوئی ایسا اچھا نہیں ہوتا۔ دنیا میں بہترین مصلح وہی سمجھا جاتا ہے جو تربیت کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا حکم ماننا لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دل پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم باقی الہامی کتب پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور الہامی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ مگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اس لئے کرو۔ اس لئے کرو۔ گویا وہ خالی حکم نہیں دیتا۔ بلکہ اس حکم پر عمل کرنے کی انسانی قلوب میں رغبت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ تو سمجھانا اور سمجھا کر قوم کے افراد کو ترقی کے میدان میں اپنے ساتھ لئے جانا، یہ کامیابی کا ایک اہم گر ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ سورہ لقمان میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ (۔) (آیت:20) کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے۔ اس لئے ایسی طرز پر چلنا کہ کمزور رہ نہ جائیں۔ بے شک تم آگے بڑھنے کی بھی کوشش کرو۔ مگر اتنے تیز بھی نہ ہو جاؤ کہ کمزور طبائع بالکل رہ جائیں۔

دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت، پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ ’’ہم یوں کہتے ہیں۔‘‘ بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ واغضض من صوتک کے یہی معنی ہیں۔

گویا میانہ روی اور پرحکمت کلام یہ دو چیزیں مل کر قوم میں ترقی کی روح پیدا کرتی ہیں۔ اور پرحکمت کلام کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوسروں میں ایسی روح پیدا کر دی جائے۔ کہ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو سننے والے کہیں۔ کہ یہی ہماری اپنی خواہش تھی۔ یہی وقت ہوتا ہے کہ جب کسی قوم کا قدم ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

(مشعل راہ ص 14)

تری محفل کو سجایا

سطوت کا نشاں تھا نہ کوئی تاج شہانہ
بد حال کچھ اتنے تھے کہ ہنستا تھا زمانہ

ہر حال میں لیکن تری محفل کو سجایا
سینے سے لگایا تجھے آنکھوں میں بٹھایا

پلکوں نے تری راہ کا ہر خار اٹھایا
ہونٹوں نے ترے ذکر کا ایوان سجایا

دیوانوں نے پردہ ترے جلووں سے اٹھایا
دیدار کا مژدہ تھا، سر عام سنایا

جلوے ترے دنیا میں فراواں بھی ہوئے ہیں
جی بھر کے تری دید کے ساماں بھی ہوئے ہیں

دیوانے ترے وجد میں رقصاں بھی ہوئے ہیں
محفل میں تری چاک گریباں بھی ہوئے ہیں

پھر تیری نئی شان سے تصویر بنی ہے
پھر زلف تری حلقۂ زنجیر بنی ہے

اونچا کیا ہم ہی نے ترے بام کا پرچم
لہرایا زمانے میں ترے نام کا پرچم

جس شہر میں ہم چاک گریبان گئے ہیں
اس شہر میں سب نام ترا جان گئے ہیں

رشید قیصرانی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق اور عاشق

حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب آف کپورتھلہ

حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کا محبت واخلاص بہت بلند تھا اور آپ کی راہ میں قربان ہو چکے تھے

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

(قسط دوم آخر)

حضرت مسیح موعود کو منشی صاحب سے محبت

حضرت مسیح موعود کو بھی منشی اروڑے خان صاحب سے بڑی محبت تھی۔ جب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح ہوا۔ اس دن منشی صاحب کپورتھلہ آئے ہوئے تھے۔ منبر کے متعلق بعض احباب کی رائے تھی کہ منبر دروازے کے در میں رکھا جائے۔ بعض کا خیال تھا بیت اقصیٰ کے صحن میں رکھا جائے۔ آخر بیت الذکر کے صحن میں رکھا گیا۔ منشی صاحب بھی منبر کے پاس بیٹھے تھے۔ ابھی حضور سے ملے نہیں تھے۔ حضور نے منبر پر چڑھتے وقت منشی صاحب کو دیکھ لیا فرمانے لگے:

''اچھا منشی صاحب آپ آگئے! آؤ مصافحہ تو کرلیں''

اور صرف اس وقت منشی صاحب سے ہی مصافحہ کیا۔ اس سے اس خاص محبت کا پتہ چلتا ہے۔ جو حضور کو منشی صاحب سے تھی۔

سوروپیہ انعام

ایک دفعہ حضرت منشی صاحب کو ایک سو روپیہ انعام ملا۔ ان کا ایک بھائی درزی کا کام کرتا تھا۔ اسے بلاکر فرمانے لگے کہ ایک روپے میں دو کرتے بنادو اس نے کہا کہ منشی جی یہ تو مشکل ہے۔ فرمایا کہ میں تو ایک روپے سے زیادہ خرچ نہیں کرسکتا۔ تب اس نے کہا کہ اچھا میں کوشش کروں گا۔

باقی ننانوے روپے حضرت اقدس کی خدمت میں بھیج دیئے۔

حضور نے کھانا بٹالہ بھجوادیا

ایک اور واقعہ جو حضور کا اپنے خدام سے محبت کا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت منشی اروڑے خان صاحب اور حضرت منشی محمد خان صاحب اور سید عزیز الرحمان صاحب قادیان حاضر ہوئے جب واپس جانے لگے تو حضور سے اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ کھانا پک رہا ہے کھا کر جانا۔ ساتھ ہی حضور ہم کو اندر لے گئے اور کھانا پکتا ہوا دکھایا۔ وہاں سے ہم مہمان خانہ آگئے۔ جہاں ہمارے لئے لنگر خانہ سے کھانا آگیا۔ ہم نے وہ کھانا کھالیا۔ چونکہ ہم نے اجازت تو لے ہی لی ہوئی تھی۔ اس لئے ہم کھانا کھا کر چل پڑے۔ بٹالہ پہنچ کر جب ہم نے ٹکٹ خرید لئے اور ریل میں بھی بیٹھ گئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک شخص ایک یکہ کو بڑی تیزی سے دوڑائے ہوئے آرہا ہے۔ چنانچہ وہ آدمی آیا۔ اور ہم سے کہنے لگا کہ تم کو کہا تھا کہ کھانا کھا کر جانا تم ویسے ہی چلے آئے یہ کھانا حضرت اقدس نے بھجوایا ہے۔

چنانچہ ہم نے اس سے وہ کھانا جس میں پلاؤ وغیرہ شامل تھا لے کر رکھ لیا۔

حضرت مسیح موعود سوال کا جواب

خودہی دیدیتے تھے

حضرت منشی محمد اروڑے خان صاحب جب کوئی سوال حضرت سے پوچھنا چاہتے تھے۔ تو اکثر اس کا جواب حضور خود ہی دے دیا کرتے تھے۔ ایک دن منشی صاحب نے دلیری سے پوچھا کہ:

''حضور یہ کیا بات کہ میں جو سوال لے کر آتا ہوں آپ میرے پوچھے بغیر ہی جواب دیدیتے ہیں''

آپ نے فرمایا:

''منشی جی! یہ کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ یہ سوال کرو میرے دل میں ڈالدیتا ہے کہ یہ جواب دے دو یہ کوئی ایسی بات نہیں''

معجزہ کی تعریف

ایک دفعہ منشی محمد اروڑے خان صاحب نے کرتار پور کے اسٹیشن پر حضرت اقدس سے پوچھا کہ حضور معجزہ کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا منشی جی!

معجزہ کی ایسی مثال ہے کہ گرمی شدید پڑ رہی ہو۔ ایک پیر کے مرید ہوں۔ وہ مرید اپنے پیر سے کہیں کہ دعا کرو کہ ٹھنڈی ہوا چل جائے۔ وہ دعا کرے۔ اور پھر اس کے بعد ٹھنڈی ہوا بھی چل پڑے اس سے مریدوں کا تو ایمان بڑھتا ہے کہ ہمارے پیر نے دعا کی اور ٹھنڈی ہوا چل گئی۔ مگر مخالف اس پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہوا کا کام تو چلنا ہی ہے یہ کیا معجزہ ہے۔ معجزہ کی مثال ایسی ہی ہے''

حضرت منشی اروڑے خان صاحب آخری عمر میں قادیان میں ہجرت کرکے آگئے تھے۔ اور دریار پر دھونی رمائے دفتر بدر والی کوٹھڑی میں رہا کرتے تھے۔ راکھ کا ایک ڈھیر سامنے تھا۔ اور اپنی زندگی ایک ایسے شخص کی طرح بسر کرتے تھے۔ جس کو اس دنیا سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ سارا دن قرآن خوانی میں گزر جاتا اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتے اور کھاتے۔ بیماری آتی تو دوا سے پرہیز کرتے اور کہتے کہ مجھے تو اس کے (حضرت مسیح موعود) بغیر چین نہیں پس مجھے وہاں جانے دو۔ ان کی مجلس میں حضرت مسیح موعود کے ذکر کے سوا اور کوئی ذکر نہ ہوتا تھا۔ وہ ایک دل تھا جو عشق ومحبت کے طوفان کو تھامے ہوئے تھا۔

آخرت کا مکان

ایک دفعہ حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے مکان کی دیوار گرنے لگی۔ تو کسی نے عرض کیا کہ منشی جی جلدی دیوار بناؤ۔ نہیں تو گئی آپ فرمانے لگے کہ گرتی ہے تو گرنے دو میرا مکان وہاں تیار ہو رہا ہے۔

جو لوگ چار چار روپے کے گھسیارے ہیں ان کے مکان بھی دو دو تین تین منزل کے پختہ ہیں میرا مکان تو وہاں تیار ہو رہا ہے مجھے ضرورت نہیں۔

دوائی سے نفرت

آپ ہجرت کرکے قادیان آگئے تو آپ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ حضرت مسیح موعود کے بعد اس دنیا سے نفرت کرنے لگ گئے تھے۔ اور جب کبھی بیمار ہوتے۔ تو دوائی نہیں پیتے تھے اور فرماتے تھے:

مجھے ترنے دو

موت کے نام سے ان کو ایک قسم کی خوشی محسوس ہوتی۔ کیونکہ ان کو یقین تھا کہ موت کے بعد ہی اپنے محبوب سے مل سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود کے قریب

دفن ہونے کی خواہش

اپنی وفات سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں عرض کیا کہ جہاں مجھے دفن کرنا ہے۔ وہ جگہ مجھے دکھادو۔ مجھے لوگوں پر اعتبار نہیں۔ خدا جانے کہاں دفن کردیں۔ حضور نے فرمایا منشی صاحب آپ تسلی رکھیں کبھی ایسا نہیں ہوگا۔

حضرت صاحب کے اس فرمانے سے آپ بہت خوش ہوئے۔ (الحکم 7 دسمبر 1934ء)

حضرت محمد علی صاحب اشرف فرماتے ہیں:

ریاست کپورتھلہ کی تحصیل بھونگہ میرے گاؤں کے قریب واقع ہے۔ اگرچہ ہم سرکاری علاقہ میں بستے ہیں مگر قرب وجوار کے دیہات اور اضلاع میں ہماری رشتہ داریاں بکثرت ہیں ایک دفعہ میرے رخصت پر آنے پر معلوم ہوا کہ تحصیل بھونگہ میں جو تحصیلدار ہیں وہ احمدی ہیں۔

اپنے اس احمدی بھائی کی ملاقات اور زیارت کا شوق مجھے کشاں کشاں ایک دن صبح ہی وہاں لے گیا وہاں جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ آنجناب نے صرف ایک معمولی پستہ قد نیلا تہہ بند باندھ رکھا ہے۔ گلے سے برہنہ اور سر پیروں سے ننگے اپنی بکریوں کے چرانے میں مصروف ہیں۔ میں نے آپ سے دریافت کیا کہ تحصیلدار صاحب یہاں ہیں یا نہیں؟ فرمانے لگے ہاں ہیں کیا کام ہے؟

میں نے عرض کی کام شام کچھ نہیں محض ملنا ہے۔ مجھے ایک کرسی پر بٹھا کر آپ ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ اور مکرر پوچھا کہ کیا کام ہے؟ میں نے سابقہ جواب کو دہراتے ہوئے دریافت کیا کہ کیا آپ یہاں کے چپڑاسی ہیں؟ آپ نہایت سنجیدگی سے فرمانے لگے۔ آپ اپنا کام بتلائیں میں کچھ بھی ہوں آپ کو کیا؟ میں نے ڈرتے ڈرتے کچھ پردہ رکھتے ہوئے دبی زبان سے کہا۔ کام کچھ نہیں ان کا اور میرا روحانی تعلق ہے (میں نے احمدیت کے تعلق کو دیدہ دانستہ اس لئے روحانی تعلق ظاہر کیا کہ ابتدائی زمانہ تھا اور مخالفت کا زور، جاہل لوگوں کا گروہ خواہ مخواہ احمدیت کا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتا تھا اور ہم لوگوں سے اپنے تنفر کی وجہ سے مارنے مرنے پر تل جاتا چہ جائیکہ ہمارے ساتھ سیدھے منہ بات بھی کرے میں نے اسی خیال سے روحانی تعلق بتلایا۔ مبادا میرے سر ہو) مگر

قربان جائیے احمدیت کی محبت کے کہ روحانی تعلق کا نام سنتے ہی مارے شوق ملاقات کے آپ باغ باغ ہو گئے مجھے اپنے رہائشی مکان میں لے گئے۔ کرسی پر عزت سے بٹھایا۔ حقہ تازہ بھروا کے آگے رکھ دیا۔ اپنی ایک بکری دوہ کر چائے تیار کی۔ ایک مٹکے سے مٹھائی ایک بڑی طشتری میں لبالب بھر کر میرے سامنے رکھ دی اور فرمانے لگے مٹھائی کھایئے اور چائے نوش کیجئے۔ میں نے ایسی خاطر ومدارت دیکھ کر یہ اندازہ لگایا کہ یہ میاں تحصیلدار صاحب کے خانساماں ہیں اور بوجہ ایک احمدی افسر کے ملازم ہونے کے کیسے مؤدب اور تربیت یافتہ ہیں کہ اپنے آقا کے مہمان کی تواضع کرنے میں آقا کے انتظار کی بھی پروا نہ کی اور از خود ہی سب کچھ کرا دیا۔

ادھر میں چائے پینے میں مصروف ادھر کچہری کا ٹائم ہو گیا۔ اور وہیں اپنے اندر صحن میں ہی کورٹ قائم کر کے ناظر کو بلا کر مقدمات سننے شروع کر دیئے۔ میرے پاس ایک سائل آ بیٹھا میں نے اس سے دریافت کیا کہ تحصیلدار صاحب کب باہر آئیں گے وہ کہنے لگا کہ یہی تو تحصیلدار صاحب ہیں۔

اللہ اللہ! احمدیت نے یہاں تک رنگ چڑھایا کہ ایک ناواقف اپنے نامعلوم الاسم احمدی بھائی کی آمد کی خوشی میں اپنی ساری وضع قطع فراموش کر کے اسی برہنہ پنی نہیں نہیں بلکہ نوری لباس میں ملبوس ہو کر اور درباری خلعت کو خیر باد کہہ کر وہ اپنے دربار کورٹ کی زینت بن گئے۔

گرمی کا موسم تھا کوئی بارہ ایک بجنے پر فراغت حاصل کر کے کچہری برخاست کر دی۔ اور پھر خود اسی مہمان نوازی میں منہمک دکھائی دینے لگے۔ باتیں بھی کرتے جاتے تھے اور باورچی بھی بنے ہوئے تھے۔ اول تو وہ ایک عہدہ دار تھے۔ کئی ایک ملازم رکھ سکتے تھے۔ ملازم نہ سہی۔ چاہتے تو اپنے سٹاف میں سے کسی کو حکم کر دیتے جو خانساماں گری کی خدمت کو بجالاتا۔ مگر ایسا کون کرتا وہی جو خالص دنیا دار ہو اور تصنع وریاکاری کا بندہ وہ جو خود فراموشی کا مجسمہ، اپنی سبق آموز سادہ پنی کا نمونہ ہو۔ بھلا کب گوارا کر سکتا تھا کہ دنیاداروں والے اسباب کا حامل وعامل ہو۔

میں ان کی ایک ایک بات کو دیکھ کر مارے شرم کے آب آب ہو کر دریائے خجالت میں بہا جاتا تھا۔ آپ نے اپنی یا عہدہ و بڑائی کی بات تک نہ کی۔ اگر کوئی خیال تھا تو صرف ایک اور یہی ایک کہ میرے مہمان کی جو کچھ بھی خدمت ہو سکے بدل وجان سرانجام دوں۔ یا اپنے محبوب کا تذکرہ ورد زبان تھا۔ بار بار جب کوئی بات کرتے تو حضرت اقدس کے متعلق فرماتے۔ میرا معشوق ایسا ہے، میرا محبوب ایسا ہے اور ایسا ہے۔ گلشن احمدیت کے پروانہ کو بس یہی جنون تھا کہ میں جلدی قربان ہو جاؤں۔

غرضیکہ ان ہی باتوں میں شام کر دی۔ اور اسی رات مجھے جبراً اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ جب میں بستر پر لیٹا تو وہ میری پائتیں بیٹھ کر پاؤں دابنے لگ گئے۔ میں بار

باقی صفحہ 6 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت کے بعض پہلو

رانا جمال الدین شاکر صاحب

قیام نماز کی مساعی

خلافت ثانیہ کا مبارک دور تھا اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شوریٰ کا موقع تھا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ ربوہ تھے (بعد میں قائد ربوہ کو مہتمم مقامی ربوہ کا نام دے دیا گیا تھا) محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی صدارت میں اجلاس ہو رہا تھا۔ خدام الاحمدیہ کی نماز باجماعت حاضری کو زیادہ کرنے کے بارہ میں بحث ہو رہی تھی۔ دوران بحث اپنی باری آنے پر فرمانے لگے کہ ہم اپنے مرکز ربوہ کے ہر خادم اور طفل کو باجماعت نمازی بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہم ہر خادم کو اس طرح باجماعت نماز کا عادی بنا دیں گے جس طرح ایک ایک بقایا دار یا نادہند کو کوشش کر کے باقاعدہ چندہ دہندہ بنا دیا جاتا ہے۔ ہم صل علیٰ کرواتے ہوئے خاص طور پر فجر کی نماز کے لئے دروازے کھٹکھٹائیں گے اور یہ کام اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک ہر خادم طفل باجماعت نماز کے لئے بیوت الذکر جانے کا باقاعدہ عادی نہ بن جائے۔

آپ نے اپنے عہد کو پورا کیا اور تمام محلہ جات ربوہ میں فجر سے قبل صل علیٰ کے ذریعہ بیداری کا نظام بڑی خوش اسلوبی سے اپنی رہنمائی میں جاری رکھا۔ اور جیپ پر سب محلہ جات کی خود نگرانی بھی فرماتے رہے۔ اس نظام کا بہت اچھا اثر ہوا اور چند ہی ماہ میں بیوت الذکر کی رونقیں دوبالا ہو گئیں۔ شوریٰ کے موقع پر جب قائد ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ کے خدام کو نمازی بنانے کا عزم لے کر اٹھے تو صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا کہ ''یہ نوجوان ایک نئی امنگ لے کر اٹھا ہے، اللہ کرے کہ اسے اپنا عزم پورا کرنے کی توفیق ملے'' پھر سب جہان نے دیکھا کہ کس طرح آپ نے اس مقصد کے لئے جدوجہد کی۔ اپنی آخری مہینوں کی بیماری اور کمزوری کے باوجود اپنے عملی نمونہ سے نماز باجماعت، اور وقت کی پابندی کے ساتھ نماز جمعہ اور خطبات جمعہ جاری رکھے۔ سوائے اشد مرض کے ایام کے ڈاکٹری ہدایت کے باوجود بیت الفضل میں نماز کی امامت کرواتے رہے۔

خدمت خلق

پھر ایک دوسرا پہلو آپ کی سیرت میں جو نمایاں تھا وہ خدمت خلق کے کاموں میں ہمیشہ سرگرم عمل رہنے کا تھا۔ موسم سرما میں دفتر خدام الاحمدیہ میں گرم پارچات منگوا کر بہت کم قیمت پر غرباء کو تقسیم کئے جاتے۔ تھوڑی سی قیمت بھی لگائی جاتی تا کہ کم آمد رکھنے والے افراد کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم کوئی چیز مفت حاصل کر رہے ہیں۔

آپ نے ابتداء میں اپنے گھر کو ہی خدمت خلق کا مرکز ہومیو پیتھک دوائیاں مہیا کر کے بنایا ہوا تھا۔ سہ پہر کے بعد یہ ڈسپنسری خود چلاتے بلکہ بعض اوقات آنے والے مریضوں کو موسم گرما میں ٹھنڈا میٹھا شربت بھی پیش فرماتے۔ بعد میں یہی ڈسپنسری وقف جدید کے آفس میں منتقل کر دی گئی۔ جو اب تک اپنی وسعت کے ساتھ جاری ہے۔

آپ کا دفتر وقف جدید خدمت خلق کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اور خاموشی کے ساتھ اس رنگ میں لوگوں کی خدمت کرتے تھے کہ حاجت مندوں کی روپے پیسے کے علاوہ سفارشی چٹھیوں اور رقعوں کے ذریعہ بیکاروں کو کام دلواتے اور اپنے اثر ورسوخ سے ربوہ اور بیرون ربوہ اپنے رقعہ جات بھجوا کر ضرورتمندوں کی ضروریات پوری فرماتے۔ اس کام میں اپنی گوناگوں مصروفیت کے باوجود خوشی محسوس فرماتے بشاشت اور دلداری کے ساتھ پیش آنے کی وجہ سے حاجت مند فوری سکینت قلب پاتے اور دلی دعائیں آپ کو دیتے ہوئے آپ سے رخصت ہوتے۔

آپ کی آخری تحریک (مریم شادی فنڈ) اس خدمت خلق کے جذبہ کی منہ بولتی مثال ہے۔

اجتماع کی رونق

اپنے صدارت خدام الاحمدیہ کے دور میں سالانہ اجتماعات کے تمام پروگراموں کی نگرانی خود فرماتے۔ دن رات ایک کیا ہوتا۔ ہم سمجھ نہیں سکتے تھے کہ آپ سوتے کب ہیں۔ دن کو اجتماع کے پروگرام اور رات کو قائدین کی میٹنگز، صبح پھر تہجد سے کاموں کا آغاز۔ ان ایام میں گھوڑ دوڑ والے میدان (نزد تعلیم الاسلام کالج) میں خدام خیمے نصب کر لیتے تھے اور تین دن باقاعدہ وہیں حاضر رہتے۔ ناشتہ کھانا وہیں مہیا کیا جاتا۔ گیٹ پر سے آنے اور جانے کے لئے اجازت نامہ کے کارڈ لے کر گزرنا پڑتا اشد مجبوری کے علاوہ مقام اجتماع سے باہر جانے پر پابندی تھی۔ اس وقت حضور نہایت چستی اور بشاشت سے کام کرتے نظر آتے اپنی مجلس عاملہ اور قائدین کے درمیان یوں نظر آتے جیسے ستاروں کے جھرمٹ میں چاند۔

سادگی اور محویت کا عالم

ایک مرتبہ کوئی تقریب بیت الصادق دارالعلوم غربی میں ہونی تھی۔ آپ کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہونا تھا۔ بعد نماز مغرب آپ کا انتظار ہو رہا تھا۔ کافی دیر گزرنے کے باوجود نہ پہنچے۔ حیرت سے خدام آپ کا پتہ کرنے کیلئے بھیجے گئے۔ تو اپنی کار ڈرائیو کرتے ہوئے آن پہنچے۔ پوچھنے پر فرمایا ''میں بھول کر دوسری سڑک پر پڑ گیا اور دارالنصر والی کسی بیت سے واپس آیا ہوں اس لئے مجھے دیر ہو گئی۔ سبحان اللہ، نہ ساتھ کوئی ڈرائیور اور نہ ہی کوئی اور خادم۔ ایسی سادگی صرف اللہ والوں میں ہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنا کر واضح فرما دیا کہ یہ وجود ابتداء سے ہی اصلاح خلق کے لئے بنایا گیا تھا۔

وہ نابغہ روزگار سبط مسیحائے زماں جس نے سوال و جواب کی محفلیں سجا کر MTA سے پہلے اور بعد بھی اپنوں اور غیروں کو ظاہری و باطنی علوم سے مالا مال کئے رکھا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ تربیت جماعت کے مشکل اور کٹھن کام کو سوال وجواب کے محافل کے ذریعہ بھی پورا کیا۔

دعوت الی اللہ کے گر بھی احسن رنگ میں سوال وجواب کی نشستوں کے ذریعہ ہر چھوٹے بڑے کو سکھائے۔

جلسہ سالانہ 2002ء کا تذکرہ

جلسہ سالانہ 2002ء میں حضور انور کو قریب سے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی ڈیوٹیوں کے افتتاح پر بیماری اور کمزوری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ باقی تمام کاموں میں اپنی ذمہ داری ادا فرماتے رہے۔ جلسہ سے قبل اور بعد انفرادی، فیملی اور گروپ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ باقاعدہ نماز کے لئے تشریف لا کر امامت فرماتے رہے۔ صبح فجر کے بعد بیت الفضل کے احاطہ ہی میں سیر اور چہل قدمی فرماتے۔

پاکستانی جماعت کی گروپ ملاقات میں ہم سب کو نہ صرف انفرادی ملاقات اور شرف مصافحہ اور دست بوسی کا موقع فراہم فرمایا بلکہ انفرادی اور گروپ فوٹو بھی کھینچوا کر مہیا فرمائے۔

> داعی الی اللہ بننے کے ساتھ ساتھ اپنے کردار میں بھی عظمت پیدا کریں
> (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو☆ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

ابتلاؤں کی حقیقت' حکمت اور فوائد

محمود مجیب اصغر صاحب

توبۃ النصوح کا موقع

انسان کو بلا کے نزول کے وقت توبۃ النصوح کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اِس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کی یہ تحریر قابل غور ہے۔فرمایا

''گو کیسے عوارض شدیدہ ہوں خداتعالیٰ کے فضل کی راہیں ہمیشہ کھلی ہیں اس کی رحمت کا امیدوار رہنا چاہئے ہاں اس وقت اضطراب میں توبہ و استغفار کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو شخص کسی بلا کے نزول کے وقت میں کسی ایسے عیب اور گناہ کو توبہ نصوح کے طور پر ترک کر دیتا ہے جس کا ایسی جلدی سے ترک کرنا ہرگز اس کے ارادہ میں نہ تھا تو یہ عمل اس کے لئے ایک کفارہ عظیم ہو جاتا ہے اور اس کے سینہ کے کھلنے کے ساتھ ہی اس بلا کی تاریکی کھل جاتی ہے اور روشنی امید کی پیدا ہو جاتی ہے۔''

(مکتوبات جلد پنجم مکتوب نمبر 6 بنام حضرت خلیفہ اول)

ایمان کو مضبوط کرنے کا ذریعہ

'' اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہئے۔ ابتلاء مومن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت روح میں عجز و نیاز اور دل میں ایک سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ خداتعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے آستانہ پر پانی کی طرح گداز ہو کر بہتا ہے ایمان کامل کا مزا ہم و غم ہی کے دنوں میں آتا ہے۔''

'' خداتعالیٰ پر سچا ایمان ہو تو انسان ان مشکلات دنیا سے نجات پا سکتا ہے کیونکہ وہ دردمندوں کی دعاؤں کو سن لیتا ہے مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ دعائیں مانگنے سے انسان تھکے نہیں تو کامیاب ہوگا''

(ملفوظات جلد چہارم ص182)

دنیا مشکلات کا گھر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

'' دنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے بعض نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں اور صراط مستقیم سے ہٹ کر ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال بہم پہنچاتے ہیں اور پھر مشکلات میں پھنستے ہیں......... انسان دو طرح ہی خوش ہو سکتا ہے یا تو حصول مراد کے ساتھ یا ترک مراد کے ساتھ اور ان میں سے سہل ترک مراد کا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص17)

'' دنیا کے مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ یہ ایک دشت پرخار ہے۔ اس میں سے گزرنا ہر شخص کا کام نہیں۔ گزرنا تو سب کو پڑتا ہے لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گزر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسر نہیں آ سکتا یہ تو صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشئی محض سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔''(ملفوظات جلد چہارم ص16)

ابتلاؤں کا مقصد

حضرت مسیح موعود ابتلاؤں کا مقصد اس طرح بیان کرتے ہیں:

''ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے بعض فتوحات کا مدار ابتلاؤں پر ہوتا ہے کسی کی گریہ وزاری بعض دفعہ راہ کھول دیتی ہے۔ مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک دفعہ کھانے کو نہ تھا وہ بزرگ اور اس کے ساتھی سب بھوکے تھے اتنے میں ایک لڑکا حلوہ بیچتا ہوا وہاں سے آ گزرا۔ اس بزرگ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اس سے حلوہ چھین لو چنانچہ آدمیوں نے ایسا کیا اور وہ حلوہ بزرگ نے اس کے ساتھیوں نے کھا لیا وہ لڑکا بہت رویا چلایا۔ آدمیوں نے سوال کیا کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ بچہ کا حلوہ چھین لیا۔ فرمایا کہ یہی اس بچے کی پونجی تھی وہ بہت درد کے ساتھ رویا ہے اور اس کا رونا موجب کشائش اور فتوح کا ہوا ہے جو ہماری دعائیں نہیں ہو سکتی تھیں۔ چنانچہ اس بچہ کو اس کے حق سے بہت زیادہ دے کر راضی کیا گیا۔

اسی طرح بعض ابتلاء اس واسطے آتے ہیں کہ انسان اس رتبہ کو جلد حاصل کرے جو اس کے واسطے مقدر ہے۔''(ملفوظات جلد چہارم ص280)

ابتلاء موجب رحمت

حضرت مسیح موعود ابتلاؤں کو موجب رحمت قرار دیتے ہیں فرمایا ''درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اسی اکیلے سبب ساز کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور ادھر سے الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لے کر اس کی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے۔ میں ہمیشہ یہ سنت انبیاء علیہم السلام اور سنت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر اس گرامی جماعت کی رأفت و رحمت ابتلاء کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے۔ آرام و عافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی''۔

(ملفوظات جلد اول ص382)

ابتلاؤں پر صبر میں حکمت

''انسان جلد بازی کرتا ہے اور ابتلاء آتا ہے تو اس کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ دنیا ہی رہتی ہے اور نہ دین ہی رہتا ہے مگر جو صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ان پر انعام و اکرام کرتا ہے اس لئے کسی ابتلاء پر گھبرانا نہیں چاہئے ابتلاء مومن کو اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اس کی وفاداری کو مستحکم بناتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص401)

ہر ایک معجزہ ابتلاء سے وابستہ ہے

خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلاء میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسریٰ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص586)

ابتلاؤں میں دعائیں

.........ایسے وقت میں کہ آفت نازل ہو رہی ہے ایک تو یہ چاہئے کہ دعائیں کرتے رہیں۔ دوسرے صغائر کبائر سے جہاں تک ممکن ہو بچتے رہیں تدبیروں اور دعاؤں میں لگے رہیں گناہ کا زہر بڑا خطرناک ہے۔ اس کا مزا دنیا میں چکھنا پڑتا ہے......... گناہوں کے پاک ہونے کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ ہی کا فضل درکار ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کے رجوع اور توبہ کو دیکھتا ہے تو اس کے دل میں غیب سے ایک بات پڑ جاتی ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور اس حالت کے پیدا ہونے کے لئے حقیقی مجاہدہ کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص602)

خدا کی طرف جھک جاؤ

''ایک حدیث میں آیا ہے کہ ظالم کو ظالم مت کہو بلکہ خود اپنے آپ کو کوسو۔ بادشاہ یا حاکم کو مت کوسو۔ اگر تم اپنی حالت کو سنوار لو تو حاکم بھی نرم اور رحم دل ہو جاویں گے اگر کسی کا حاکم ظالم اور جابر ہے تو وہ جان لے کہ اس کے اعمال ہی اس لائق ہیں......... حکام خدا کے قہر اور رحم کا نمونہ ہوتے ہیں اگر خدا خوش ہو تو حکام کے دل میں خودبخود رحم پیدا ہو جاتا ہے اور اگر خدا ہی ناراض ہے تو پھر انسان خود واجب سزا ہے کسی کے کیا بس کی بات۔ پس اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ......... پنجابی کی مشہور مثل ہے کہ جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو''

(ملفوظات جلد پنجم ص504)

ایمان کا امتحان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ایمان کے امتحان کے لئے مومن ایک خطرناک آگ میں پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہئے اور ابتلاء پر ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے۔ اور وہ پہلے سے زیادہ خدا کی طرف توجہ کرتا اور دعاؤں سے فتح یاب اجابت چاہتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ انسان خواہش تو اعلیٰ مدارج اور مراتب کی کرے اور ان تکالیف سے بچنا چاہے جو ان کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔'' (الحکم 24 جنوری 1904ء)

حضرت مسیح موعود کی اہم نصائح

حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل اقتباس پر میں اس مضمون کو ختم کرتا ہے حضرت مسیح موعود ''کشتی نوح'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

''اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو۔ کہ خداتعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا......... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں......... خدا تمہاری مدد کرے۔''

(کشتی نوح)

تعارف کتب

سر ظفر اللہ خاں کی یادداشتیں

نام کتاب: سر ظفر اللہ خاں کی یادداشتیں
انٹرویو: پروفیسر ولکاکس اور پروفیسر ایمبری
ترجمہ: پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی
ناشر: اورینٹل پبلشرز ٹورانٹو
سن اشاعت: جون 2003ء
تعداد صفحات: 284

نابغہ روزگار، احمدیت و پاکستان کے بطل جلیل، عالمی شہرت یافتہ جج، عربوں کے محسن حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ متحدہ ہندوستان میں مختلف عہدوں پر کام کر کے اور ہندوستان کی نمائندگی کر کے عالمگیر شہرت حاصل کر لی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد وزیر خارجہ اور پھر اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب کے طور پر کام کیا اقوام متحدہ کے ایوان میں حق وصداقت اور حقوق انسانی کا علم بلند کیا۔ اور اقوام متحدہ کے صدر کے عہدہ جلیلہ تک جا پہنچے۔ عالمی عدالت کے جج نائب صدر اور پھر صدر بن گئے یوں عالمی سطح پر اپنی استعدادوں کا لوہا منوایا۔

عالمگیر راہنما ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک فنا فی اللہ وجود تھے۔ جماعتی خدمات کو سعادت سمجھتے ہوئے ساری عمر دربار خلافت سے عشق و وفا کے ساتھ وابستہ رہے اور چاروں خلفاء کی خوشنودی حاصل کی۔ جماعتی لٹریچر پر عبور حاصل کیا اور گرانقدر علمی خدمات کی توفیق بھی پائی جس میں انگریزی ترجمہ وتفسیر القرآن سب سے نمایاں ہے۔ آپ کی آپ بیتی ''تحدیث نعمت'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ''سر ظفر اللہ خاں کی یادداشتیں'' آپ کی زندگی کے بعض نئے پہلوؤں اور آپ کی ملی و بین الاقوامی خدمات کے بعض دریچے کھول رہی ہے۔ یہ یادداشتیں ان متعدد انٹرویوز پر مشتمل ہیں جو کولمبیا یونیورسٹی نیویارک کے پروفیسرز وائین ولکاکس اور پروفیسر آئیلی۔ ٹی۔ ایمبری نے متعدد مواقع پر حضرت سر ظفر اللہ خاں صاحب سے 1962ء اور 1963ء کے دوران نیویارک شہر میں حاصل کئے تھے جب چوہدری صاحب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر تھے۔ یہ انٹرویو شعبہ تاریخ کولمبیا یونیورسٹی میں محفوظ تھے ان کو اردو قارئین کے لئے ڈاکٹر پرویز پروازی نے ترجمہ کر کے پیش کیا ہے۔ مترجم ادبی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں اور قبل ازیں متعدد کتب تصنیف کر چکے ہیں نظم ونثر دونوں کے شہسوار ہیں۔ کتاب میں ترجمہ کا حق ادا کیا گیا ہے۔ بھرپور معلومات اور ادبی چاشنی قاری کی توجہ کو کتاب میں مرکوز کئے ہوئے ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی ذاتی زندگی، آپ کی قومی اور بین الاقوامی خدمات، متحدہ ہندوستان کی سیاست اور تحریک آزادی اور پاکستان کے لئے آپ کی خدمات پر روشنی حاصل ہو گی۔ حضرت چوہدری صاحب کی مختلف تصاویر جو مذکورہ بالا خدمات کے دوران لی گئی ہیں ان کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ کتاب کے ترجمہ اور اشاعت پر مترجم اور ناشر شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں۔

(ایم ایم۔ طاہر)

بقیہ صفحہ 4

بار اصرار کرتا کہ حضرت! یہ نالائق اس عنایت گراں بہا کا مطلقاً مستحق نہیں۔ جانے دیجئے گا۔ مجھے کیوں شرمندہ کرتے ہیں۔ میں کیا اور میری بساط کیا۔ جو آپ ایسے ذی رتبہ افسر سے کوئی خدمت لوں۔ یہ شرف تو مجھے حاصل ہونا چاہئے تھا کہ یہ احقر آپ کی خدمت بجالاتا۔ مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے میری ایک نہ سنی گئی۔

الغرض صبح پھر وہی خاطر و مدارت بمشکل تمام میں نے رخصت حاصل کی۔ پھر دور تک میرے ہمرکاب گئے اور بار بار مجھ سے دوبارہ ملنے کا وعدہ لے کر الوداعی مصافحہ کر کے مجھے رخصت کر کے واپس ہوئے۔

مگر پھر بھی مڑ مڑ کر محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے جاتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ وہ اپنے بھائی کی جدائی کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتے۔

(الحکم 21 جنوری 1935ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35357 میں حافظ مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/675 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 وحید احمد ولد غلام قادر بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالوحید بھٹی ولد عبدالرزاق بھٹی بشیر آباد ربوہ

مسل نمبر 35358 میں بشریٰ بیگم زوجہ میاں عبدالشکور یاسر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 151 گرام 30 ملی گرام مالیتی -/94351 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ بیگم زوجہ میاں عبدالشکور یاسر دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 میاں عبدالشکور یاسر دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد سردار محمد دارالشکر ربوہ

مسل نمبر 35359 میں محمد اکرم ولد محمد سلیم قوم لودھی پیشہ الیکٹریشن عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت الیکٹریشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اکرم ولد محمد سلیم دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری نذر محمد نذیر وصیت نمبر 15072 گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی وصیت نمبر 26103

مسل نمبر 35360 میں عامر احمد شفیق ولد محمد صدیق بھٹی قوم بھٹی پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 روپے ماہوار بصورت ہومیو ڈاکٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عامر احمد شفیق ولد محمد صدیق بھٹی دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ریحان وصیت نمبر 31245 گواہ شد نمبر 2 سید عبدالجبار وصیت نمبر 28464

مسل نمبر 35362 میں شاہزیب چوہدری ولد کیپٹن (ر) نعیم احمد قوم جاٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہزیب چوہدری ولد کیپٹن (ر) نعیم احمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد والد موصی

تھکاوٹ

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

''محنت کش کسانوں اور مزدوروں کی جسمانی تھکاوٹ اور درد کو دور کرنے کے لئے بیلس بہترین دوا ہے۔ لمبے عرصہ کی مسلسل محنت سے جوڑ جواب دے جائیں تو بیلس دینے سے فائدہ ہوتا ہے''۔

(صفحہ: 143)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی سلسلہ کوٹ عبدالمالک ابن مکرم صوفی بشیر احمد ثاقب صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ نائلہ ناز صاحبہ بنت مکرم مختار احمد صاحب امیر پارک گوجرانوالہ مورخہ 4۔اکتوبر 2003ء کو مکرم ساجد احمد منور صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر امیر پارک گوجرانوالہ میں پڑھا اگلے روز مورخہ 5۔اکتوبر 2003ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے برکتوں اور خوشیوں کا باعث بنائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرمہ مریم صدیقہ چیمہ صاحبہ اور مکرم فرید احمد باجوہ صاحب مقیم آسٹریلیا کو مورخہ 7۔نومبر 2003ء بروز جمعہ بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ''لاعبہ فرید'' تجویز ہوا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عتیق احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ شہید سابق امیر ضلع وہاڑی کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اختر چیمہ صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ناصر احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ کے ہم زلف مکرم شاہد جاوید صاحب کارکن دارالضیافت کے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کاہلوں سکنہ چک نمبر 192 مراد ضلع بہاولپور 15۔اکتوبر 2003ء کو بعمر 75 سال وفات پاگئے۔ اگلے روز احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں صبح 11 بجے مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی یادگار میں بیوی کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد خورشید سنوری صاحب آف کراچی حال امریکہ ابن حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب کا جنازہ مورخہ 17 نومبر بروز اتوار صبح ساڑھے دس بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ادا کیا جائے گا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وحید احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ متخصص فقہ کو مورخہ 6 نومبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ''لبینہ'' عطا فرمایا ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے نومولودہ مکرم محمد اصغر قمر صاحب کارکن نظارت امور عامہ کی پوتی اور مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک قسمت، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

☆ مکرم فخر احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ ضلع بدین سندھ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم دلاور خان صاحب آف گولارچی ضلع بدین مورخہ 23/اکتوبر 2003ء بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اگلے روز صبح ساڑھے نو بجے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان گولارچی میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب گوندل ناظم انصار اللہ ضلع بدین نے دعا کروائی مرحوم مکرم بشیر احمد صاحب بنگالی سابق صدر جماعت گولارچی کے داماد تھے۔ اور بلند حوصلہ اور مخلص احمدی دوست تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

☆ مکرم ڈاکٹر فیاض احمد ناصر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 24/اکتوبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف نو میں شامل فرماتے ہوئے ''فریدہ احمد'' نام عطا فرمایا تھا۔ نومولودہ مکرم رانا محمد اسحاق صاحب چوک اعظم لیہ کی پوتی اور مکرم محمد اکرم قریشی صاحب کبیر والہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم محمد طارق سہیل صاحب نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دورہ پر ہیں۔
☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل وبقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات امراء، مربیان معلمین۔ صدران و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق میں خودکش حملہ 30 ہلاک عراق کے جنوبی شہر ناصریہ میں اطالوی پولیس ہیڈکوارٹر کے باہر خودکش بم دھماکہ ہوا جس میں 30۔افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدگان میں 18 اطالوی فوجی اور 8 عراقی شامل ہیں یہ تعداد بڑھ سکتی ہے۔ درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ بارود سے بھرا ایک ٹرک اٹالین ملٹری سپیشلسٹ یونٹ کے ہیڈکوارٹر سے ٹکرایا۔ دھماکوں کے چند لمحوں بعد ایک کار بھی اسی جگہ سے ٹکرائی۔ مزید دھماکے ہوئے اور عمارت ملبہ کا ڈھیر بن گئی۔ کئی گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔ یہ خودکش حملہ اس علاقہ میں اپنی نوعیت کا پہلا حملہ ہے۔ اطالوی حکومت نے عراق کی تعمیر نو کیلئے 2500 فوجی عراق میں تعینات کئے ہوئے ہیں۔ بغداد میں اتحادی فوج کے ہیڈکوارٹرز پر بھی راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ متعدد گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ امریکی فوجیوں نے فائرنگ کر کے 5 شہری ہلاک کر دیئے۔ باقوبہ اور تکریت میں گھر گھر تلاشی لی گئی۔ جرمنی نے عراق میں سفارتخانہ بند کرنے کا اعلان کر دیا۔

خودکش حملوں کی مذمت فرانس' پولینڈ' برطانیہ سپین' پرتگال' روس اور پوپ پال کی طرف سے خودکش حملوں کی مذمت کی گئی ہے۔ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ حملہ آور عراق میں طالبان حکومت چاہتے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق عراق میں حالیہ خودکش حملہ کے بعد عراق میں امریکی منتظم اعلیٰ پال بریمر کو ہنگامی طور پر واشنگٹن طلب کر لیا گیا۔ جہاں انہوں نے ایک ہنگامی اجلاس میں شرکت کی جس میں امریکی وزیر خارجہ' وزیر دفاع اور امریکہ کی قومی سلامتی کونسل کی مشیر کنڈ ولیزا رائس نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں عراق کی موجودہ صورتحال اور عراقی گورننگ کونسل کی مایوس کن کارکردگی پر تبادلہ خیال کیا۔ عراق میں اتحادی فوجیوں پر یومیہ 30 سے 35 حملے ہو رہے ہیں۔

شام پر سخت پابندیاں امریکی کانگرس نے شام پر پابندیاں سخت کرنے کے بل کی منظوری دے دی ہے۔ یہ بات امریکی سینیٹر اور بین الاقوامی تعلقات کی کمیٹی کے چیئرمین رچرڈ لوگر نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ پابندیاں دہشت گرد تنظیموں کی امداد کرنے۔ ایٹمی حیاتیاتی اور کیمیائی ہتھیاروں کے حصول کی کوشش کرنے پر لگائی جارہی ہیں ان پابندیوں کے نتیجہ میں شام کے اثاثے منجمد ہو سکتے ہیں۔ شام کو امریکی برآمدات روکنے اور شامی سفیروں پر امریکی سفر کی پابندیاں عائد ہو سکتی ہیں۔ نیز امریکی فضائی حدود میں شام کے طیاروں کے داخلے پر پابندی جیسے اقدامات بھی کئے جا سکیں گے۔

دہشت گردی کے خاتمہ کا حال چین نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ دہشت گردی کی وجہ ختم کرنے کیلئے علاقائی تنازعات حل کرائے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ اقوام متحدہ اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق ہونی چاہئے اسے کسی مذہب یا ملک سے منسلک نہ کیا جائے۔

کولن پاول کے بیان پر ایرانی تنقید امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کی جانب سے ایران کی مذہبی قیادت پر تنقید کے حوالے سے ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکی حکام اسلام اور جمہوریت سے لاعلم ہیں۔ مسلمانوں کے بارے میں بے بنیاد بیانات دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ دھاندلی کے ذریعہ قائم کی گئی امریکی انتظامیہ دنیا کو جمہوریت کا سبق پڑھا رہی ہے۔ امریکی صدر بش نے ایک ہفتہ قبل بیان دیا تھا کہ ایران جمہوریت اختیار کرے۔ پھر امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اس کی تائید میں کہا کہ ایرانی قیادت مذہب کی آڑ میں سیاست میں مداخلت کر رہی ہے۔

امریکہ کے خلاف تجارتی پابندیوں کی دھمکی جاپان نے دھمکی دی ہے کہ اگر امریکہ نے عالمی ادارہ تجارت کے فیصلے کی پابندی نہ کی تو وہ بھی امریکہ کے خلاف تجارتی پابندیاں عائد کرنے میں یورپی اتحاد کا ساتھ دے گا۔ امریکہ کی طرف سے اپنی فولاد کی صنعت کو تحفظ دینے کیلئے برآمدات پر عائد محصول غیر قانونی ہے۔

چیچن جنگجوؤں نے سات روسی ہلاک کر دیئے چیچنیا میں حریت پسندوں کے حملے اور بارودی سرنگ پھٹنے سے 7 روسی ہلاک ہو گئے۔

جمہوریہ ڈومینکن میں مہنگائی کے خلاف مظاہرہ جمہوریہ ڈومینکن میں سینکڑوں افراد نے ملک میں بجلی، گیس اور اشیاء خورونوش کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پولیس سے تصادم کے نتیجہ میں 6 افراد ہلاک اور 60 زخمی ہو گئے۔

دہشت گردی روکنے کیلئے سعودی عرب کی مدد امریکہ نے دہشت گردی روکنے کیلئے سعودی عرب کی مدد جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے سعودی عرب کی کوششوں کو سراہا۔ اور دہشت گردی کی روک تھام کیلئے مزید تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

اقوام متحدہ میں پاکستانی قرارداد منظور اقوام متحدہ میں کشیدگی والے ممالک کے درمیان ہتھیاروں کا توازن قائم کرنے کیلئے پاکستانی قرارداد منظور کر لی گئی۔ امریکہ، برطانیہ اور بھارت نے مخالفت کی۔ چین، بنگلہ دیش اور نیپال سمیت 64 ممالک نے قرارداد کی حمایت کی۔ 47 ممالک نے مخالفت کی۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	14۔نومبر	زوال آفتاب	11-53
جمعہ	14۔نومبر	افطار	5-13
ہفتہ	15۔نومبر	انتہائے سحر	5-12
ہفتہ	15۔نومبر	طلوع آفتاب	6-34

سیاست میں حصہ لینا سرکاری ملازموں کیلئے شجر ممنوعہ ہے سپریم کورٹ کے فل بنچ نے پاکستان آرڈیننس فیکٹریز کے سابق انجینئر کی اپیل مسترد کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ تعمیری سیاست میں حصہ لینا سیاسی ایشوز کو حل کرنا، سیاسی امور پر بحث کرنا سیاسی جماعتوں کا کام ہے۔ سرکاری ملازموں کے لئے ایسا کرنا شجر ممنوعہ ہے۔ ایسے ملازمین جو سیاسی امور میں شرکت کرینگے ان کے خلاف گورنمنٹ سروس رولز مجریہ 1973ء اور 1964ء کے رولز کے تحت تادیبی کارروائی کی جاسکتی ہے۔

اسمبلی مدت پوری کرے گی وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے بھارتی وزیر اعظم کے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان سے مذاکرات کا مخالف نہیں ہے۔ اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ مثبت پیشرفت ہے اور ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں ایسا رویہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کے فروغ کا باعث بن سکتا ہے انہوں نے کہا حکومت بجلی کے صارفین کو جلد از جلد ریلیف دینے پر غور کر رہی ہے۔ جمہوری نظام کو کوئی خطرہ نہیں اور اسمبلی اپنی مدت پوری کرے گی۔

ریٹائرمنٹ کے وقت رہائشی سہولتیں دینے پر عملدرآمد وزیر اعلیٰ پنجاب نے پنجاب حکومت کے ملازمین کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے سلسلے میں لاہور میں اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے وقت رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے منصوبے کو حتمی شکل دی جاچکی ہے اور اب اس پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کا آغاز لاہور میں حاصل کی گئی اراضی پر گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ کالونی کی تعمیر سے ہوگا۔

فیشن شوز پر پابندی وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے ملک بھر میں فیشن شوز کو غیر اسلامی روایت قرار دیتے ہوئے متعلقہ حکام کو کریک ڈاؤن کا حکم دیا ہے۔ اس ضمن میں وزارت داخلہ نے بھی نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وفاقی اور صوبائی دارالحکومتوں کے بڑے ہوٹلوں اور ان میں ہونے والے فیشن شو پاکستان کے بارے میں نہ صرف برا تاثر پیش کرتے ہیں بلکہ ہماری قومی ثقافت اور اسلامی اقدار کے منافی ہیں۔ اس طرح حکومت کی ساکھ بھی متاثر ہوتی ہے۔ وزیر اعظم نے ایسے فیشن شوز کا سخت نوٹس لیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ماہ شب برات کے موقع پر اسلام آباد کے ایک فیشن شو میں کرکٹرز اور ارباب اقتدار کی شرکت پر عوامی حلقوں میں کافی غم و غصے کا اظہار کیا گیا تھا۔

بھارت کے تمام شہر ہماری زد میں ہیں

وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے تو پھر پاکستان کی بھی شہ رگ ہے۔ ماضی کو دفن کر کے مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ جب تک بھارت تشدد' میزائل اور اسلحے کی زبان میں بات کرنے کا رویہ ترک نہیں کرتا تب تک پاک بھارت تعلقات پروان نہیں چڑھ سکتے۔ بھارت میزائل چلاتا ہے تو چلائے اس کے تمام شہر بھی ہماری زد میں ہیں۔

پاکستان کرزئی حکومت کی حمایت کرتا ہے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان افغانستان میں اقوام متحدہ کے تعاون سے جاری سیاسی عمل اور صدر حامد کرزئی کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بات اسلام آباد میں پاکستانی فارن سروس اکیڈمی میں تربیت مکمل کرنے والے نو افغان سفارتکاروں کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ صدر نے کہا کہ پاکستان اور افغانستان میں قریبی تعلقات علاقے میں امن وسلامتی کے قیام میں مددگار ثابت ہونگے۔

امریکہ میں مسلمانوں کو مشکوک سمجھا جاتا ہے امریکہ میں پاکستانی سفیر اشرف جہانگیر قاضی نے کہا ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کو مشکوک سمجھا جاتا ہے اور ائرپورٹس پر پاکستانی پاسپورٹ کے حامل افراد کو جان بوجھ کر روک لیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ان کی تذلیل بھی کی جاتی ہے۔

مجھ پر تشدد کیا گیا اے آر ڈی کے صدر اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رہنما جاوید ہاشمی کو مجموعی طور پر 13 دن کا ریمانڈ مکمل ہونے سے ایک روز پہلے ہی اسلام آباد کے سول جج محمد اسلم گوندل کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ جاوید ہاشمی نے عدالت کو بتایا کہ مجھے جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

26 نومبر کو عید الفطر کا قوی امکان ہے

محکمہ موسمیات کے شعبہ فلکیات کے مطابق عید الفطر کا چاند مورخہ 25 نومبر کو نظر آنے کا قوی امکان ہے۔ ایک بیان میں محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر نے کہا کہ 25 نومبر کی شام کو یکم شوال کا چاند نظر آنے کا امکان ہے۔ اس طرح امسال رمضان 29 دنوں پر مشتمل ہوگا اور پاکستان بھر میں عید الفطر 26 نومبر کو منائی جائے گی۔ انہوں نے کہا تاہم رویت ہلال کمیٹی اس کا حتمی اعلان کرے گی۔

ارکان اسمبلی کی تنخواہیں بڑھانا سنگدلی ہے

مسلم لیگ ق کے سابق صدر میاں محمد اظہر نے اراکین اسمبلی کی تنخواہوں میں سو فیصد اضافہ کو حکومت کا "مفاد عامہ" میں ایک اور اقدام قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ملک کے اندر کروڑوں عوام کو دو وقت کی روٹی کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ بے روزگاری غربت اور بھوک ننگ نے یہاں ڈیرے ڈال رکھے ہیں لیکن حکومت کو چند سو کھاتے پیتے فقیروں کا فکر ہے اس صورتحال میں ارکان اسمبلی کی تنخواہیں بڑھانا سنگدلی کے مترادف ہے۔

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

Govt. LIC NO. ID-541
اندرونِ مُلک وبیرونِ مُلک ہوائی سفر کی معلومات اور سستی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ۔ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
Ph:211211-213760 Fax:215211
www.airborneservices.com

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE, PH:5161204

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے — میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے
خدا تعالیٰ کے فضل رحم اور احسان کے ساتھ 50 سال گزرنے کے بعد خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے
قائم شدہ 1953ء
Ph-7661915 7654501
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111-خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ-لاہور فون 7654290-7632805

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29